دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31857

الاستفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنے سونے کے زیورات بنا کر دوکان داروں کو فروخت کرتا ہوں، طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر میں اگر پندرہ گرام کا ایک زیور بنا کر فروخت کروں تو اس میں اکیس کیریٹ کا سونا، کاڈمیم، ٹانکہ اور نگینوں کا وزن ہوتا ہے۔اب اس پندرہ گرام کے زیور کو ہم بارہ گرام خالص سونے کے بدلے اس طرح فروخت کرتے ہیں کہ دونوں طرف کا سونا وزن میں برابر نہیں ہوتا کیوں کہ ہمیں نفع بھی لینا ہوتا ہے، نیز یہ تبادلہ ادھار ہوتا ہے، ہم زیور حوالے کردیتے ہیں اور خالص سونا ہمیں بعد میں ملتا ہے۔

ا۔۔اس معاملے میں دونوں طرف کا سونا برابر نہ ہونے کا کیا حکم ہے۔۔۔۔؟

۲۔۔مجھے معلوم ہوا کہ اس طرح ادھار تبادلہ جائز نہیں، تو اب اس کا حل کیا ہے۔۔؟ شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

المستفتی
عبدالرحمن

الجواب حامداًومصلیاً

سوال میں ذکر کی گئی صورت جائز نہیں ہے اور نہ ہی مذکورہ معاملہ ادھار پر جائز ہے، البتہ اسکی جائز صورت یہ ہوسکتی ہے کہ یہ معاملہ ہاتھ بہ ہاتھ ہو، اور وزن دونوں طرف برابر ہو، البتہ اپنی مزدوری نگینہ وغیرہ کی ~~قیمت~~ (قیمت) اضافی وصول کی جاسکتی ہے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعاني (8/ 121)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا تُفْضِلُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ، فَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمَا الرِّبَا»

صحيح البخاري (3/ 74)

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ

Scanned with CamScanner

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالفِضَّةَ بِالفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالفِضَّةِ، وَالفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ»

السنن الكبرى للنسائي (6/ 46)

أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ، وَلَا تُشِفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ

الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 61)

بيع المكيل أو الموزون بجنسه مثلا بمثل جاز البيع فيه لوجوب شرط الجواز، وهو المماثلة في المعيار؛ ألا ترى إلى ما يروى مكان قوله، مثلا بمثل كيلا بكيل، وفي الذهب بالذهب وزنا بوزن "وإن تفاضلا لم يجز" لتحقق الربا

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (2/ 116)

(لَا بَيْعُهُ) أَيْ بَيْعُ الْجِنْسِ (بِجِنْسِهِ) لَا مُجَازَفَةً وَلَا بِفَضْلٍ (إلَّا مُتَسَاوِيًا) لِمَا مَرَّ فِي الرِّبَا لِقَوْلِهِ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ» ، وَالْفَضْلُ رِبًا وَفِي الْمُجَازَفَةِ احْتِمَالُ الرِّبَا فَلَا يَجُوزُ (وَإِنْ) وَصْلِيَّةٌ (اخْتَلَفَا جَوْدَةً وَصِيَاغَةً) لِأَنَّ الْمُمَاثَلَةَ فِي الْأَوْصَافِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ لِقَوْلِهِ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – «جَيِّدُهَا وَرَدِيئُهَا سَوَاءٌ»

الجواب صواب

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲۷/۵/۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۲ جنوری ۲۰۲۱ء

Scanned with CamScanner